568

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۶ ماہ ہجرت سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق ۴½ بجے شام کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ حضور کو ابھی تک نزلہ کی شکایت ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

مکرم عبدالسلام صاحب اختر نائب ناظر تعلیم و تربیت شادیوال و کھاریاں کے مدارس کا معائنہ کرنے کے لئے تشریف لے گئے ہیں۔

نظارت بیت المال کی طرف سے مکرم مولوی محمد صادق صاحب مبلغ سماٹرا کو اضلاع منٹگمری و ملتان اور مولوی سید احمد شاہ صاحب کو اضلاع ہوشیار پور و جالندھر کی جماعتوں میں وقف جائداد کے سلسلہ میں دورہ کے لئے بھیجا گیا ہے۔ احباب ان سے [illegible]

جلد ۳۵ | ۲۷ ماہ ہجرت ۱۳۲۶ ہش | ۵ رجب ۱۳۶۶ ھ | ۲۷ مئی ۱۹۴۷ء | نمبر ۱۲۵

بنگال کی تجاویز مفاہمت

بنگال کو متحد رکھنے کی خاطر جو تجاویز کانگرس اور مسلم لیگ کے زیر غور ہیں۔ ان میں سے باقی تجاویز کو چھوڑتے ہوئے دو تجویزیں تو ایسی ہیں۔ جو بالبداہت بالکل بے انصافی پر مبنی ہیں۔ اور ہندوستان کے حالات کے مطابق نہیں کہی جا سکتیں مسلمان اگر اپنی اکثریت کے بعض حقوق ترک بھی کر دیں۔ تو ہماری رائے میں مخلوط انتخاب جیسا مسلمانوں کے لئے پہلے مضر تھا۔ اور رہا ہے۔ اسی طرح بلکہ اس سے بھی زیادہ آزادی کے بعد مضر ثابت ہو سکتا ہے۔ ہندو مسلم کشمکش کی گذشتہ تاریخ کا مطالعہ کیا جائے۔ تو ظاہر ہو گا کہ مخلوط انتخاب ہی اس تمام کشمکش کا نقطۂ مرکزی رہا ہے۔ ہم یہاں ان تفاصیل میں نہیں جانا چاہتے۔ جن کی وجہ سے مسلمانوں نے شروع ہی سے مخلوط انتخاب کو اپنی جداگانہ قومی ہستی کے لئے مہلک خیال کیا۔ مگر اس بات کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ کہ مسلمانوں کی اقتصادی پستی اور تعلیمی کمزوری کی وجہ سے ہندو ہمیشہ فائدہ اٹھاتے رہے ہیں۔ اور اسی لئے وہ مخلوط انتخاب پر زور دیتے چلے آ رہے ہیں۔ بیشک مسلم لیگ نے چند گذشتہ سالوں سے مسلمانوں کو کسی قدر خواب غفلت سے بیدار کر دیا ہے۔ اور وہ اپنے حقوق کی نگہبانی کرنے کے کسی قدر قابل ہو گئے ہیں۔ لیکن وہ خطرات جن کی وجہ سے جداگانہ نیابت کے اصول پر مسلمان زور دیتے چلے آئے ہرگز کم نہیں ہوئے۔ بلکہ مسلم لیگ کی حالیہ کامیابیوں نے ہندوؤں کی متعصبانہ ذہنیت کو اور بھی منتقمانہ بنا دیا ہے۔ اور جو خطرہ پہلے تھا اب اور بھی بڑھ گیا ہے۔

جداگانہ انتخاب خواہ کتنا ہی عام جمہوری اصولوں کے خلاف نظر آتا ہو۔ ہندوؤں کی موجودہ ذہنیت کے پیش نظر تمام غیر وران آشرمی اقوام کے لئے سخت مضر ہے۔ اگر نیتیں مذہبی تعصب سے متاثر نہ ہوں۔ تو مخلوط انتخاب میں کوئی حرج نہیں تھا۔ لیکن یہ نیتیں کسی معجزہ سے ایک پل میں نہیں بدل سکتیں۔ ہمارا اپنا تجربہ ہے۔ کہ ہندو جتنا بھی تعلیم یافتہ ہوتا ہے۔ اتنا ہی زیادہ غیر اقوام خاصکر مسلمانوں کو دبانے کی کوشش کرتا ہے۔ جہاں جہاں مخلوط انتخاب میونسپل کمیٹیوں وغیرہ کے انتخاب میں رائج ہے دیکھا گیا ہے کہ ہندو ووٹر بلا استثنا ایسے مسلمان کو اپنا ووٹ دیتے ہیں۔ جو ان کے خیال میں زیادہ سے زیادہ مسلمانوں کو نقصان پہنچانے کا وعدہ کرے۔ مسلم لیگ کی قیادت میں خواہ اب مسلمان کتنے بھی منظم نظر آتے ہوں۔ لیکن ابھی ان کی تنظیم ہندوؤں کی تنظیم کے مقابلہ میں کوئی حیثیت نہیں رکھتی۔ اس کا ثبوت یہ ہے کہ باوجودیکہ کانگرس کی متعصبانہ ذہنیت اس طرح بے نقاب ہو چکی ہے۔ کہ اب کسی کو اس کے خالص آشرمی ہندو جماعت ہونے میں ذرا بھی شک نہیں رہا۔ پھر بھی بڑے بڑے مسلمان اور اچھوت اب بھی ایسے موجود ہیں۔ جو یا تو اس کے فریب میں آئے ہوئے ہیں۔ اور یا پھر دیدہ دانستہ خود غرضی کی بنا پر اس سے مل کر اپنی اپنی قوم کے راستہ میں حائل ہو رہے ہیں۔

دوسری تجویز جو سخت غیر منصفانہ اور تمام جمہوری اصولوں کے خلاف ہے۔ وہ یہ ہے کہ اچھوتوں کو بالکل ہندوؤں کے رحم پر چھوڑ دیا گیا ہے۔ یا تو اچھوت ہندوؤں سے الگ قوم ہے۔ اور اسی لئے ان کی جداگانہ نیابت تسلیم کی گئی ہے۔ اور یا پھر وہ ہندوؤں کا ہی ایک حصہ ہیں۔ اگر وہ ہندوؤں سے علیحدہ قوم ہے۔ اور ان کی جداگانہ نیابت ضروری ہے۔ تو ان کے گلے میں پونا پیکٹ کی قسم کا طوق ڈالی کر ان کو ہندوؤں کے رحم پر چھوڑ دینا خلاف قیاس مسلمانوں کے لئے زیبا نہیں ہے۔

ایک کثیر التعداد قوم جس کو ہندوؤں نے پانچ ہزار سال تک حیوانوں سے بدتر زندگی گزارنے پر مجبور کر رکھا ہو۔ آزاد حکومت میں اس قوم کی باگ ڈور انکے ہاتھ میں دے دینا خدا ترسی اور عدل و انصاف سے سخت بعید ہے۔ ایسی پابندیاں کسی قوم کو ابھرنے نہیں دیتیں اس کا تو صریح مطلب یہ ہے۔ کہ آزادی صرف ہندوؤں کے لئے ہے۔ دوسری اقوام خاصکر اچھوتوں کے لئے نہیں۔ اگرچہ مسلم لیگ کو یہ بھی اختیار نہیں کہ مسلمانوں کے جداگانہ نیابت کے حق کو جو سالہا سال کی کشمکش کے بعد انہوں نے حاصل کیا ہے۔ کسی قیمت پر بھی بیچ دے۔ لیکن ان کو یہ حق تو بالکل ہی نہیں۔ کہ وہ اچھوتوں کی مظلوم قوم کو برہمنی زنجیروں میں کسنے میں امداد دے۔

اس لئے ہم ان دونوں تجویزوں کو مسلمانوں اور اچھوتوں کے مفاد کے لئے سخت مہلک سمجھتے ہیں۔ خاصکر مسلم لیگ کو اپنی اکثریت کے زعم میں ان تجاویز کو ہرگز منظور نہیں کرنا چاہیئے۔ اس وقت تک جب تک ہندوؤں کی فرقہ وارانہ ذہنیت تبدیل نہیں ہوتی۔ جس کے لئے صدیاں درکار ہیں۔ اور جس منزل کی طرف ہندوؤں نے ابھی پہلا قدم بھی نہیں اٹھایا۔ اور نہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر
بھائی عبدالرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر الفضل قادیان سے شائع کیا

قریب مستقبل میں اٹھانے کی امید ہے۔

باقی اکثر تجاویز بھی اگرچہ بہت بڑی حد تک مسلمانوں کے مفاد کے سخت خلاف ہیں۔ اور ہندوؤں کی بے جا رعایت پر مبنی ہیں۔ ایسی رعایت جو انہوں نے کبھی بھی مسلمانوں یا دیگر اقوام کے لئے کسی کانگرسی صوبے میں ابھی تک تسلیم نہیں کیں۔ اور مسلمانوں کی اکثریت کو اقلیت میں تبدیل کرنے والی ہیں لیکن متذکرہ بالا دو تجاویز تو اس قدر خطرناک ہیں۔ کہ اگر ان پر عملدرآمد ہو جائے۔ تو پاکستان تو کیا بنگال میں مسلمانوں اور اچھوتوں کی زندگی ہی دوبھر ہو جائیگی۔ ہندوؤں کی تمدنی اور اقتصادی فوقیت ان کو کچل کر رکھ دیگی۔

ان کے علاوہ پچاس پچاس کی تجویز بھی مسلمان اکثریت کے ساتھ سخت بے انصافی ہے۔ ایسے صوبے میں جہاں اکثریت بالکل کنارے پر ہو۔ اس طرح کی رعایت اکثریت کے لئے سخت مضر ہے۔ جن صوبوں میں اقلیت اتنی چھوٹی ہو کہ باوجود رعائتوں کے بھی اکثریت اکثریت ہی رہے۔ رعایت کسی حد تک جائز سمجھی جا سکتی ہے۔ جیسے کہ صوبہ [illegible] یا ممالک متوسط میں۔ لیکن پنجاب اور بنگال جیسے صوبوں میں اقلیت کو رعایت دینے کے تو یہ معنی ہیں۔ کہ اکثریت بالکل بے دست و پا ہو کر رہ جائے۔ اور خاصکر ایسی قوم کو رعایت جو فطرتاً ایک الگ منظم گروپ بنانے کی عادی ہو۔ ہماری نظر میں کوئی وقتی مصالح ایسے موجود نہیں ہیں۔ کہ ایک جابر قوم کو تعدادی رعایت بخشی جائے۔ پنجاب اور بنگال میں بڑی مشکل سے مسلمانوں نے اپنی اکثریت کو منوایا ہے۔ اب یکلخت اس ساری محنت پر اپنے ہاتھ سے پانی پھیر دینا کوئی دانشمندی نہیں ہے۔

پنجاب میں سکھوں کو رعایت دیکر جو نتیجہ نکلا ہے۔ وہ یہ ہے کہ اب وہ ہندوستان میں ایک تیسری قوم بن بیٹھے ہیں۔ اور ہندوؤں کے ساتھ مل کر پنجاب میں مسلم لیگ کا ناک میں دم کر رکھا ہے۔ اگر ان کو اپنی آبادی کے تناسب سے نیابت ملتی۔ تو آج وہ اتنے خطرناک نہ ثابت ہوتے۔ کہ ایک طرف تو وہ اپنا الگ حصہ بٹاتے ہیں۔ اور دوسری طرف ہندوؤں سے مل کر مسلمانوں کی اکثریت کو بالکل بے کار کر رہے ہیں۔ اور انہوں نے یہاں تک طاقت حاصل کرلی ہے۔ کہ ہندوؤں اور مسلمانوں کے ساتھ ان کو بھی ہر کام میں گورنمنٹ شامل کر لیتی ہے۔ اور اس کے خلاف اچھوتوں کو جن کی تعدادی طاقت ہندوؤں سے بھی تین چار گنا زیادہ ہے۔ کوئی پوچھتا بھی نہیں۔ بلکہ الٹا ان کے گلے میں پونا پیکٹ کی قسم کے طوق آویزاں کئے جاتے ہیں۔

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کا جماعت سے خطاب

آپکی جماعت کی طرف سے وقف جائیداد اور وقف آمد کی رپورٹ کیوں نہیں آئی؟

رقم فرمودہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ

برادران۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

دن گزر رہے ہیں۔ وقت گزر رہا ہے۔ لیکن وقف جائیداد اور وقف آمد کی رپورٹ اب تک آپ کی جماعت کی طرف سے نہیں آئی۔ یا آپ جماعت سے الگ رہتے ہیں۔ تو آپ نے اپنا وعدہ نہیں بھجوایا۔ وہ قربانی جو پہلے انبیاء کی جماعتوں نے کی۔ اس کا بہت چھوٹا حصہ اس وقت آپ سے طلب کیا جا رہا ہے۔ کیا آپ اس میں کمزوری دکھائیں گے؟

اس وقت کئی گاؤں اور شہر یہ قربانی پیش کر چکے ہیں۔ آپ اللہ تعالےٰ کو کیا جواب دیں گے کہ وہ قربانی جو آپ ہی کے زمانہ میں آپ ہی کے ملک میں آپ ہی کے سے حالات میں آپکے بھائیوں نے پیش کی۔ آپ وہ پیش نہ کر سکے۔

یاد رکھیں کہ صرف کسی نامکمل فہرست کا بھجوا دینا کافی نہیں۔ ضروری ہے کہ سو فی صدی لسٹ مکمل آئے۔ یہ ضروری نہیں کہ ہر فرد جماعت حصہ لینے والا ہو۔ مگر ہر شخص کا نام فہرست میں ہو۔ جو حصہ لینے والے ہوں۔ ان کے ناموں کے آگے لکھا ہو۔ کہ جائیداد کا 1/10 یا ایک ماہ کی آمد ادا کریں گے۔ یا جائیداد کا 1/20 یا نصف ماہ کی آمد ادا کریں گے۔ اور جو انکاری ہو۔ اس کے آگے لکھا ہو کہ یہ حصہ نہیں لینا چاہتے۔ اور جس نے معذرت کی ہو اس کے آگے لکھا ہو۔ کہ یہ صاحب معذوری ظاہر کرتے ہیں۔ ناظر بیت المال سے کلی یا جزوی معافی کی درخواست کی گئی ہے۔

اسی طرح متفرق افراد کو یا حصہ لینا چاہیئے۔ یا معذرت کرنی چاہیئے۔ کسی نہ کسی رنگ میں ہر فرد کو اقرار ضرور کرنا ہوگا۔ خواہ اقرار اثبات میں ہو یا نفی میں۔

اللہ تعالیٰ جماعت کا حامی و حافظ ہو اور ایمان کے اعلیٰ مقام تک پہنچنے کی توفیق بخشے۔ اور ہر امتحان میں کامیاب کرے۔ والسلام

خاکسار مرزا محمود احمد

پائلاٹ آفیسرز اور فٹروں کے لئے ایک نادر موقعہ

ایک پائلاٹ آفیسر اور ایک فٹر کی آسامی خالی ہے۔ وہ پائلاٹ آفیسرز اور فٹرز جو ملٹری سروس سے ابھی ابھی ریلیز ہوئے ہیں یا عنقریب ریلیز ہونے والے ہیں۔ ان کی ملازمت کے لئے ایک نادر موقع ہے۔ ان احباب کو چاہیئے۔ اس موقعہ سے فائدہ اٹھائیں۔ اور اپنے نام اور دیگر کوائف ملازمت شعبہ "امداد بیکاران" مجلس خدام الاحمدیہ قادیان کو اطلاع دیں۔ نام جتنی جلدی ہو سکے۔ دفتر میں بھجوا دیں۔ مبادا تاخیر کرنے میں یہ نادر موقعہ ہاتھ سے جاتا رہے۔

(مرزا ناصر احمد)

شکریۂ احباب

جب سے خاکسار بعارضہ فالج اچانک بیمار ہو کر صاحب فراش ہوا ہے۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی توجہ اور دعائیں ہمیشہ میرے ساتھ رہی ہیں۔ علاوہ دیگر اصحاب کے حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب اور صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب میرے علاج کی طرف خاص توجہ فرماتے رہے ہیں۔ نیز بزرگانِ سلسلہ اور دیگر احباب دعا، عیادت اور خطوط وغیرہ کے ذریعہ اس عاجز کے ساتھ ہمدردی کا اظہار اور امداد فرماتے رہے ہیں۔ میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ محترم ڈاکٹر صاحبان اور بزرگان و احباب کا تہ دل سے ممنون ہوں۔ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے پاس سے اجرِ عظیم دے۔ اس وقت تک میری بیماری میں آہستہ آہستہ کمی آتی رہی ہے۔ مگر اب یہ ایک مقام پر آ کر رک سی گئی ہے۔ پاؤں اٹھتا ہے مگر ڈگمگاتا اور گھسٹتا ہوا۔ دایاں ہاتھ گیند وغیرہ کو تھامے تو رکھتا ہے۔ مگر اسے زمین سے اٹھانے کی ابھی اس میں طاقت نہیں۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے کچھ دور تک چل لیتا ہوں۔ شافی خدا کی قدرت سے کہ جس نے اس حد تک شفا بخشی ہے۔ یہ امر بعید نہیں کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز اور بزرگانِ سلسلہ کی دردمندانہ دعائیں قبول فرما کر محض اپنے فضل سے خاکسار کو مکمل شفا عطا فرما دے۔ میں احباب کرام سے یہی عرض کروں گا۔ کہ وہ ازراہ کرم خاکسار کی کامل شفایابی اور صحت کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔ تا خاکسار شفایاب ہو کر پھر سلسلہ کی خدمت کے قابل ہو سکے۔

(خانصاحب) فرزند علی از قادیان۔

درخواست دعا۔ مکرم بابو سراج الدین صاحب ریٹائرڈ سٹیشن ماسٹر دار الفضل دو تین ہفتہ سے بوجہ درد نقرس بیمار ہیں۔ احباب ان کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ خاکسار خیر الدین ریٹائرڈ پی۔ ای۔ ایس

نئے ارض و سما

ایک اور جرمن کا قبول اسلام

یورپ کا منارِ بابل اب سرنگوں ہونے کو ہے

رپورٹ لنڈن مشن ماہ اپریل ۱۹۴۷ء

از مکرم حافظ قدرت اللہ صاحب مجاہد لنڈن

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ظہور سے عیسائیت کے ناز کسے وجود پر جو کاری ضرب لگ چکی ہے۔ وہ جلد یا بدیر ضرور مہلک ثابت ہوگی۔ اس کی زندگی کے خواہاں اس شکستہ صلیب کو اٹھائے اٹھائے پھرتے ہیں۔ مگر آخر تا کجے۔ دنیا پر یہ حقیقت واضح تر ہوتی جا رہی ہے۔ کہ اس ٹوٹی ہوئی صلیب کو جوڑنے کی کوشش فضول ہے۔ چرچ سے لوگوں کی بے توجہی اور بد دلی اس حصہ کی ایک کڑی ہے۔ پچھلے دنوں Daily Express میں ایک رپوٹ شائع ہوئی ہے۔ کہ یہاں ایک صد چرچ ایسے ہیں۔ کہ اگر انہیں بالکل بند کر دیا جائے۔ تو کسی قسم کا خلل واقع نہیں ہوگا۔ گرجوں میں گانا بجانا تو ایک عرصہ سے شروع ہی تھا۔ مگر اب پبلک کی دلچسپی پیدا کرنے کے لئے موی فلم movie films کی تصاویر بھی رائج کی جا رہی ہیں۔ اور یہ خیال ترقی پذیر ہے۔ دیکھیں یہ منزل کہاں ختم ہوتی ہے۔

تقسیم لٹریچر

لنڈن میں لٹریچر اور اشتہارات کی تقسیم کا کام بفضلہ تعالےٰ کامیابی کے ساتھ جاری رہا۔ مختلف علاقوں میں کوئی پانچ ہزار کے قریب "ٹریکٹ" تقسیم کئے۔ اور اس کے علاوہ مختلف اصحاب کو بذریعہ ڈاک تبلیغی کتب روانہ کیں۔

ہائیڈ پارک کا سٹیج بھی خالی نہیں چھوڑا۔ ۳ دفعہ وہاں تبلیغ کا موقعہ ملا۔ قریشی صلاح الدین صاحب توحید باری تعالےٰ پر اپنے دلائل پیش کرنے کے لئے ایک روز تقریر کر رہے تھے کہ ایک دہریہ کو جوش آگیا۔ اور اس نے بھی کچھ وقت لینے کی خواہش ظاہر کی۔ چنانچہ اس گفتگو نے باقاعدہ مباحثہ کی صورت اختیار کر لی۔ قریشی صاحب موصوف نے خدا کے فضل سے اچھے رنگ میں اسے زیر کیا۔ جس سے حاضرین خوب متاثر تھے۔

روٹری کلب میں تقریر

محترم چوہدری مشتاق احمد صاحب کو ونڈزورتھ روٹری کلب کی طرف سے درخواست کی گئی۔ کہ وہاں جا کر ایک روز تقریر فرمائیں۔ چنانچہ آپ نے وہاں جا کر حاضرین سے خطاب کیا۔ سوالات و جوابات بھی ہوتے رہے۔ ایک دوست نے خاص طور پر مذہبی امور سے دلچسپی لی۔ مطالعہ کے لئے اسے کتاب بھی روانہ کی۔ جسے پڑھنے کے بعد اس نے کہا کہ ویسے تو مجھے بہت حد تک آپ کے خیالات سے اتفاق ہے۔ مگر میری بیوی اس سے متفق نہیں۔

اس کے علاوہ اس ماہ مختلف سائٹیز اور اداروں میں جانے کا اتفاق ہوا۔ رینجی فرینڈ شپ لیگ۔ ایسٹ انڈیا ایسوسی ایشن۔ سیر جولسٹوں کی ایک میٹنگ ولیسٹ منسٹر کیتھیڈرل ہوسٹل میں جانے کے مواقع میسر آئے۔ جہاں بہت سے احباب سے ملنے اور انہیں سلسلہ کے حالات سے متعارف کرنے کا موقعہ ملا۔

ایلم باؤسیل کالج جو کلیپم (Clapham) میں عیسائی مشنریوں کی ٹریننگ کا ایک ادارہ ہے۔ وہاں ایک یونانی دوست کی دعوت پر مجھے جانے کا اتفاق ہوا۔ یہ دوست بھی ٹریننگ کی غرض سے یہاں آئے ہوئے ہیں۔ ان کے ساتھ کوئی ڈیڑھ گھنٹہ تک بحث جاری رہی۔ چائے کا وقت ہو جانے پر تمام طلبہ ایک ہال میں جمع ہو گئے جہاں بہت سے دیگر احباب سے بھی تعارف ہوا۔

تبلیغی اجلاس

اس ماہ ہمارے دو اجلاس مورخہ ۱۳ اور ۲۷ کو بروز اتوار منعقد ہوئے۔ ان کے لئے باقاعدہ دعوت نامے جاری کئے گئے۔ اور اجلاس کے بعد مدعوین کی خدمت میں چائے پیش کی جاتی رہی۔

پہلا اجلاس پروفیسر احمد مختار صاحب اکنامک ایڈوائزر وانڈین ملٹری مشن خاد برلن کی زیر صدارت عمل میں آیا۔ جس میں محترم چوہدری مشتاق احمد صاحب۔ امام مسجد لنڈن نے "اسلامی تصوف" کے موضوع پر ایک مبسوط تقریر فرمائی۔ بعض احباب نے سوالات بھی کئے جن کے جواب انہیں دیئے گئے۔ آخر پر صاحب صدر نے اپنے خیالات کا اظہار نہایت عمدہ رنگ میں کیا۔ آپ نے مسئلہ زیر بحث کے متعلق کچھ بیان کرنے کے بعد جماعت احمدیہ کی مساعی کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ اگر عقائد کے اختلافات کو تھوڑی دیر کے لئے علیحدہ کر کے دیکھا جائے تو اس حقیقت کا کبھی بھی انکار نہیں کیا جا سکتا کہ یہ جماعت اسلام کی بہت بڑی خدمت کر رہی ہے۔ اور یہ ایک ہی جماعت ہے جس نے اس کام کو اپنے ذمہ لیا ہے۔ اپنے اس مقصد کو لے کر یہ ساری دنیا میں پھیل چکی ہے اور اس کے لئے پوری طرح کوشاں ہے۔ آخر پر آپ نے لنڈن مشن کی کوششوں پر بھی خوشی کا اظہار فرمایا۔

دوسرا اجلاس مکرم چوہدری ظہور احمد صاحب کی صدارت میں منعقد ہوا جس میں مکرم چوہدری غلام یسین صاحب نے عصمت انبیاء کے موضوع پر اور ہمارے ایک نو احمدی دوست مسٹر عبدالکریم ہربوٹ نے صداقت اسلام" کے موضوع پر تقاریر کیں۔

غیر ملکی طلبہ میں ایک تقریر!

ہندوستان کے مسلمانوں کا مفاد اور ان کے جائز مطالبات کو لوگوں کے سامنے پیش کرنے کا ایک موقعہ خاکسار کو میسر آیا۔ دو درجن غیر ملکی انگریزی کے طالب علم جو یورپ کے مختلف علاقوں سے تعلق رکھتے تھے۔ کلاس میں موجود تھے۔ نصف گھنٹہ سے زائد ان سے خطاب کیا۔ جو بہت دلچسپی کا باعث رہا۔ طلبہ میں سے بعض پھر مسجد دیکھنے بھی تشریف لائے۔

مسجد میں آنے والے احباب

خدا تعالیٰ کے فضل سے یہ سلسلہ بھی کم و بیش جاری رہا۔ مختلف ممالک مثلاً شام فلسطین ملایا سوڈان۔ نائیجیریا۔ ڈنمارک اور سکنڈے نیویا کے دوست وقتاً فوقتاً مسجد آتے رہے۔ اور تبلیغی معلومات حاصل کرتے رہے۔ انگریز دوستوں میں سے ایک بدھ نوجوان مسٹر [illegible] قابل ذکر ہیں۔ ان سے ہائیڈ پارک میں تعارف ہوا تھا۔ یہ پہلے عیسائی تھے پھر دہریہ ہو گئے۔ اور آخر بدھ مذہب کے فلسفہ سے متاثر ہو کر کوئی ۹ ماہ کا عرصہ ہوا بدھ مذہب کے مداح ہو گئے۔ آپ نے اسلام کے ساتھ دلچسپی کا بھی اظہار کیا۔ چنانچہ احمدیت کا مطالعہ کر رہے ہیں۔ نصف دن جو ایک دفعہ یہاں مسجد میں انہوں نے بسر کیا۔ اس کے متعلق اپنے خط میں وہ لکھتے ہیں۔ کہ شاید میری زندگی کا یہ بہترین حصہ تھا۔

دو نئے احمدی

مسٹر عبدالکریم ہربوٹ ہمارے نو احمدی دوست کا ذکر پہلے بھی آ چکا ہے۔ گذشتہ ماہ انہوں نے احمدیت قبول کی مگر ان کی بیوی تا حال متفق نہ تھیں۔ الحمد للہ کہ اس ماہ وہ بھی بیعت کر کے حلقہ احمدیت میں آ چکی ہیں ان کا اسلامی نام میمونہ اور ان کی بچی کا نام انیسہ رکھا گیا ہے۔ اب خدا کے فضل سے یہ ساری فیملی احمدی ہے۔ اللہ تعالیٰ استقامت دے۔

آپ یہ سن کر خوش ہوں گے کہ گذشتہ دنوں ایک اور جرمن کارل کوہنی" Karl Kuehne بیعت کر کے حلقہ بگوش اسلام ہوئے ہیں

امتحان کتاب "ہمارا خدا"

کتاب "ہمارا خدا" مصنفہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے کا امتحان صفحہ ۱ سے ۱۶۲ تک کا یکم جون کو ہوگا

لہٰذا تمام قائدین و زعماء کرام کا فرض ہے کہ وہ زیادہ سے زیادہ خدام کو اس میں شامل ہونے کی دعوت دیں اور ممتحن کے اسماء سے جلد دفتر کو مطلع فرما کر مشکور فرمائیں۔ خاکسار مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ

آپ ایک ذی علم آدمی ہیں۔ انگریزی جرمن زبان کے علاوہ فرانسیسی۔ اطالوی۔ روسی اور ہسپانوی زبانیں خوب اچھی طرح جانتے ہیں۔ آپ کا تعارف پہلے پہل محترم منظور احمد صاحب جمعدار ہیڈ کلرک جے بلٹن ایلور میں ہوا۔ آپ نے انہیں اسلامی تعلیم سے کسی قدر آگاہ کیا۔ اور اس کے متعلق حضور کی خدمت میں لکھا۔ کہ اگر مرکز ان سے براہِ راست خط و کتابت کرے۔ تو بہتر ہے۔ چنانچہ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کے ارشاد کے ماتحت یہاں سے انہیں جرمنی (برٹش زون) خط لکھا گیا۔ اور مطالعہ کے لئے کچھ اسلامی لٹریچر بھی روانہ کیا۔ اس کے جواب میں جو ان کا خط موصول ہوا۔ اس کے ساتھ ہی انہوں نے اپنا بیعت فارم بھی پر کر کے بھیج دیا۔ جو حضور کی خدمت اقدس میں ارسال کر دیا گیا ہے۔

آپ کا سارا خط ہی ایسا ہے۔ کہ انسان اس سے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ اس کے بعض حصے قارئین الفضل کی دلچسپی کے لئے ذیل میں پیش کرتا ہوں

خط کے ابتداء میں وہ اپنے دوست منظور احمد صاحب کے محبت بھرے سلوک اور ان کی میٹھی یاد کا تذکرہ کرتے ہیں اور پھر لکھتے ہیں کہ

"میں اسی سال جنوری میں جرمنی واپس آیا۔ میں بلا مبالغہ کہتا ہوں۔ کہ جرمنی کی خستہ حالی کا جس حد تک بھی میں تصور کر سکتا تھا۔ اس سے بھی کچھ بڑھا ہوا پایا۔ قطع نظر رہائشی مشکلات اور ملکی تباہی کے کہ وہ ایک بدیہی اور لازمی امر تھا۔ اخلاقی اور روحانی لحاظ سے اس کی ایسی حالت ہے۔ کہ دیکھ کر رونا آتا ہے۔

میرے پاس وہ الفاظ نہیں جس سے جرمنی کی حالت کا صحیح نقشہ کھینچ سکوں۔ روحانیات کو یہ ملک پہلے بھی کوئی خاص وقعت کی نظر سے نہیں دیکھتا تھا۔ مگر اب تو وہ بالکل ہی دہریت کی حد تک پہنچ چکا ہے۔

جرمنی کے بسنے والے بہت سے ایسے ہیں۔ جو اس تمام مصیبت اور بربادی کا حقیقی سبب معلوم کرنے کی تلاش میں سرگرداں ہیں۔ ان میں سے اکثر کی نظر مادی اسباب تک محدود ہے۔ مگر انہیں اس امر کی کچھ بھی سمجھ نہیں آتی۔ کہ یورپ کی تہذیب کیوں اس درجہ درندگی کی حد تک پہنچ چکی ہے۔

یہ خیال بہت عام ہے۔ کہ اس زمانہ میں لوگوں کے خیالات۔ عادات اور رسومات میں ضرور کچھ نقص آ چکا ہے۔ جس کی وجہ سے یورپ کی فضا مجموعی رنگ میں خراب ہو گئی ہے۔ مگر اس درجہ اخلاقی پستی کا سبب ابھی تک ان کے لئے ایک راز سربستہ ہے۔

مجھے یقین ہے۔ کہ تہذیب کے اس درجہ تنزل کی مسیحیت ہی ذمہ دار ہے۔ جس کا انجام ہیروشیما اور ناگاساکی میں ہولناک اٹیم بم کی تباہ کاریوں کی صورت میں نمودار ہوا۔ عیسائیت کے لئے سب سے بڑی مشکل یہ رہی ہے۔ کہ وہ اس دنیا میں دو متضاد چلنے والے دو بڑے اصولوں کے درمیان کسی قسم کا رابطہ اتحاد قائم کرنے میں کامیاب نہیں ہو سکی۔ روحانی اور مذہبی تعلیمات جو انسانی طاقت سے بالاتر ہیں۔ ان کو بنانے کی ناکام کوشش ایک طرف۔ اور یورپین لوگوں کی اقتصادی اور معاشرتی بہتری کے قیام کے لئے حریصانہ تجارتی ذہنیت دوسری طرف۔ آرام کی زندگی بسر کرنے کی بے طرح جدوجہد جو تشنہ کامی کی حالت میں شرمندۂ تکمیل رہی۔ اور جس نے رہے سہے امن کو بھی برباد کر دیا۔ اس کا سبب موجودہ زمانہ کی نئی ایجادات نہیں۔ بلکہ یورپ کے لوگوں کے۔ یا بالفاظ دیگر عیسائیوں کے وہ اعتقادات ہیں۔ کہ انہوں نے اپنی روزمرہ زندگی کو مذہبیات سے کوئی الگ چیز خیال کر لیا۔ اور خدائے واحد کی عبادت سے بے توجہی اختیار کر لی۔ اور اس کے آستانہ سے بہت دور جا پڑے۔ حقیقت یہی ہے۔ کہ ان کے کاروباری زندگی کو روحانیات سے الگ سمجھنے اور ان میں امتیاز پیدا کرنے کے نتیجہ میں ہی انہیں موجودہ حالت کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ اور کوئی بات ہو یا نہ ہو۔ مگر یہ امر یقینی ہے۔ کہ خدا اب یورپ اور اس کے رہنے والے سفید فام باشندوں کی مادی رنگ کی دنیوی کوششوں کو نظر حقارت سے دیکھ رہا ہے۔ اور اگر میں یہ کہوں۔ کہ یورپ کا "ٹاور آف بابل" (Tower of Babel) اب سرنگوں ہونے کو ہے تو بے جا نہیں۔ پھر آخر میں لکھتے ہیں۔ کہ "شاید اس میں منبع نور "مشرق" کی طرف رجوع کی امید مضمر ہے۔"

صاحبزادہ میاں عباس احمد خاں صاحب کی دعوت پر مسٹر بیٹلے (Belley) ممبر پارلیمنٹ ایک روز مسجد تشریف لائے دوران

دہلی میں جماعت احمدیہ کی تبلیغی سرگرمیاں

(رپورٹ بابت سال ۴۷-۱۹۴۶ء)

اپریل ۱۹۴۶ء میں نظارت دعوت و تبلیغ کی طرف سے خاکسار اور مہاشہ محمد عمر صاحب کو دہلی بسلسلہ تبلیغ متعین کیا گیا۔ مہاشہ صاحب کا قیام جلسہ تک دہلی میں رہا۔ بعد ازاں آپ کو مرکز میں بلا لیا گیا۔ اور دہلی کا کام خاکسار کے سپرد کیا گیا۔ سال رواں میں جو کچھ تبلیغی کام ہوا۔ اس کی مختصر رپورٹ درج ذیل ہے۔

۱۔ (تبلیغ بذریعہ ملاقات)

شہر کے معززین جن میں ہندو مسلم عیسائی علماء پنڈت شامل ہیں۔ سے ملاقات کر کے احمدیت کا پیغام دیا جاتا رہا۔ اور وقتاً فوقتاً انہیں لٹریچر بھی دیا گیا۔ مقامی مسلم معززین میں تبلیغ کو وسیع کرنے کے لئے بعض احباب کے نام خطبہ نمبر جاری کرایا گیا۔ سال رواں میں ۸۰ غیر احمدی احباب کے نام ۹ ماہ کے لئے خطبہ نمبر جاری کیا گیا۔ ۹ خطبوں کی قیمت جناب امیر صاحب جماعت احمدیہ دہلی نے۔ اور بقیہ چالیس کی جناب مرزا منیر احمد صاحب نے عطا فرمائی۔ فجزاہم اللہ احسن الجزاء۔

یہ طریقہ خدا تعالےٰ کے فضل سے بہت حد تک کامیاب ثابت ہوا۔ اور بعض ان احباب نے جنہوں نے کبھی ہمارے لٹریچر کی طرف توجہ نہیں دی تھی۔ ان خطبات کو پڑھا۔ اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز اور جماعت کی تبلیغی سرگرمیوں کو پڑھ کر بہت تعریف کی:۔

بعض خاص مواقع پر جب کہ قوموں کے لیڈر اور نمائندگان دہلی میں جمع تھے۔ ان سے ملاقات کر کے پیغام احمدیت پہنچایا۔ چنانچہ اپریل ۱۹۴۶ء میں پارلیمنٹری مشن کے ہندوستان آنے پر دہلی میں مسلم و غیر مسلم لیڈر جمع تھے۔ کئی لیڈران سے ملاقات کر کے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کا وہ پیغام جو کہ حضور نے پارلیمنٹری مشن اور ہندوستانی لیڈروں کے نام دیا تھا۔ ان تک پہنچایا گیا۔ اور اس کے ساتھ ہی سلسلہ کا لٹریچر بھی مطالعہ کے لئے دیا گیا۔ چنانچہ مندرجہ ذیل لیڈران سے ملاقات کی گئی۔

گاندھی جی آنریبل سردار پٹیل۔ آنریبل پنڈت جواہر لال نہرو۔ عبدالغفار خان سرحدی گاندھی۔ آنریبل جگجیون رام۔ پریذیڈنٹ آل انڈیا اچھوت سبھا، پرتھوی سنگھ آزاد جنرل سیکرٹری آل انڈیا اچھوت سبھا۔ راج گوپال آچاریہ ڈاکٹر مونجے۔ ملاں طاہر سیف الدین امیر جماعت

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا جو پیغام پارلیمنٹری مشن کے ہندوستان آنے پر شائع ہوا۔ وہ مذکورہ بالا لیڈروں کو دینے کے علاوہ اکثر مسلم لیڈر اور ممبران اسمبلی کالج کے پروفیسروں اور دہلی شہر کے دیگر معززین میں تقسیم کیا گیا۔

ان ایام میں مسلم لیگ کا ایک خاص جلسہ عربک کالج دہلی میں منعقد ہوا۔ جس میں ہندوستان کے قریباً تمام بڑے بڑے مسلم لیگی لیڈر جمع ہوئے خاص اہتمام کے ساتھ یہ پیغام ان لیڈروں تک بھی پہنچایا گیا

مارچ ۱۹۴۷ء میں دہلی میں ایشیائی کانفرنس کا انعقاد ہوا۔ جس میں ایشیائی ممالک کے کئی نمائندگان نے شرکت کی۔ اس موقع پر بھی نمائندگان سے ملاقات کر کے انہیں لٹریچر دیا گیا۔ اور جماعت احمدیہ کے مرکز قادیان جانے کی دعوت دی گئی۔

مرکز کی طرف سے جناب مولوی محمد یار صاحب عارف اور جناب مولوی محمد صادق صاحب بھی اس موقع پر تشریف لائے ہوئے تھے انہوں نے نمائندگان انڈونیشیا۔ ملایا۔ مصر۔ ایران۔ افغانستان سے ملاقات کر کے جماعت احمدیہ کے حالات سے آگاہ کیا اور لٹریچر دیا۔

مکرمی سر محمد ظفر اللہ خان صاحب کی طرف سے مذکورہ بالا ممالک کے نمائندگان کو مختلف اوقات میں چائے پر مدعو کیا گیا جہاں پر علاوہ سیاسی گفتگو کے مذہبی تذکرہ بھی ہوتا رہا۔ اور جماعت احمدیہ کی تبلیغی کوششوں اور دیگر حالات کا ذکر نہایت اعلیٰ اور عام فہم رنگ میں مکرم موصوف کی طرف سے کیا گیا۔

اشاعت لٹریچر

سال رواں میں حسب ذیل لٹریچر دہلی میں شائع کر کے تقسیم کیا گیا۔

۱۔ جماعت احمدیہ کے عقائد۔ ٹریکٹ مشتمل ۴ صفحات تعداد ۴ ہزار (۲) جماعت احمدیہ کی شاندار اسلامی خدمات ٹریکٹ مشتمل ۸ صفحات تعداد دو ہزار (۳) حضرت خاتم النبیین کا مقام جماعت احمدیہ کی نظر میں ٹریکٹ مشتمل ۴ صفحات تعداد دو ہزار (۴) حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا پیغام پارلیمنٹری مشن کے نام ۱۲ صفحات۔ تعداد ایک ہزار

گفتگو میں سلسلہ کے حالات کا ذکر تفصیل کے ساتھ آیا۔ اسلامی لٹریچر بھی آپ کی خدمت میں پیش کیا۔ آپ نے مسرت کا اظہار کرتے ہوئے پھر دوبارہ کسی وقت تشریف لانے کا وعدہ

۵۔ کامیابی کی جڑ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اور اسکے رسول کی عزت دنیا میں قائم کی جائے۔ اقتباس خطبہ حضرت امیر المومنین۔ ۵ ہزار صفحات

۶۔ اس نازک وقت میں ہر مسلمان کا فرض ہے کہ مندرجہ ذیل نصیحتوں پر عمل کرے۔ اقتباس خطبہ حضرت امیر المومنین ۵ ہزار صفحات

۷۔ ہندی ٹریکٹ۔ سورۃ اخلاص اور سورۃ فاتحہ کا ہندی ترجمہ دیا، صفحہ چار ہزار۔

پارلیمنٹری مشن کے ہندوستان آنے پر گاندھی جی بھی دہلی تشریف لائے ہوئے تھے آپ روزانہ رام لیلا گراونڈ میں شام کے قریب پرارتھنا کیا کرتے تھے جسمیں قرآن مجید کی سورۃ فاتحہ اور سورۃ اخلاص بھی پڑھی جاتی تھی۔ پرارتھنا میں ہزاروں کی تعداد میں لوگ شریک ہوتے تھے ہندو پبلک کو قرآن مجید کی ان آیات کے ترجمہ سے آگاہ کرنے کے لئے ان ہر دو سورتوں کو ہندی زبان میں لکھ کر ساتھ ہی انکا ترجمہ بھی شائع کیا گیا اور پرارتھنا کی جگہ پر جاکر تقسیم کیا گیا

دہلی کے مضافات میں تبلیغ

شہری حلقہ میں تبلیغ کے ساتھ ساتھ دیہاتی علاقہ میں بھی تبلیغی کام جاری کیا گیا۔ چنانچہ سال زیر رپورٹ میں جماعت احمدیہ دہلی کے ۲۰ وفود حسب ذیل مقامات کو برائے تبلیغ بھیجے گئے۔ دہلی کینٹ۔ مہرولی۔ نجف گڑھ۔ تانگلوئی۔ مہدی پور۔ جگت پور وزیر آباد۔ شاہدرہ۔ جمنا پار کے دیہات دسوان پور۔ نوگاؤں۔ گونڈہ۔ چراورٹھی۔ رہتک۔ مہتہ ضلع گوڑگانواں

جماعت احمدیہ رہتک کی درخواست پر ضلع رہتک و حصار بھی تبلیغی لحاظ سے حلقہ دہلی میں شامل کیا گیا اور اس علاقہ میں بھی خاکسار نے تبلیغی کام کیا۔ رہتک جماعت کے وفود اردگرد علاقہ میں بھجوائے جاتے رہے ہیں تبلیغی مہمات میں جماعت احمدیہ رہتک نے میرے ساتھ پورا پورا تعاون کیا اور حسب ذیل مقامات پر برائے تبلیغ میرے ہمراہ جاتے رہے کلانور۔ کانپور۔ بھول پورہ۔ چانگ۔ کھرکھوڈہ۔ بیتی۔ ہانسی۔ حصار۔ بھوانی۔ مضافات میں تبلیغ کا جو سلسلہ جاری کیا گیا۔ اگرچہ یہ نہایت مفید ثابت ہوا۔ مگر ہندوستان کے سیاسی حالات بہت جلد خراب ہو جانے کی وجہ سے وفود بھیجنے کا سلسلہ مجبوراً بند کرنا پڑا۔ جوانشاء اللہ حالات درست ہونے پر پھر جاری کیا جائیگا

جلسے و مناظرے

سال رواں میں حسب ذیل مقامات پر تبلیغی جلسے منعقد کئے گئے

دہلی، مسجد احمدیہ دریائے گنج۔ قرول باغ لودھی روڈ۔ رہتک۔ چانگ۔ کھرکھوڈہ بھول پورہ۔ مہرولی

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز ماہ ستمبر ۱۹۴۶ء میں دہلی تشریف لائے۔ حضور کا جب تک مبارک قیام یہاں پر رہا۔ بعد نماز مغرب وعشاء مجلس علم وعرفاں کا انعقاد ہوتا رہا اور دہلی کے احباب کو حضور کے ملفوظات سننے کا زریں موقع ملتا رہا۔ اسی دوران میں ایک جلسہ حضور کی قیامگاہ ۸ یارک روڈ پر کیا گیا۔ حضور نے ایک گھنٹہ تک اس موضوع پر بصیرت افروز تقریر فرمائی کہ موجودہ بے چینی کا حل اسلام کیا پیش کرتا ہے؟ جلسہ میں حاضری توقع سے بہت زیادہ تھی۔ جس میں غیر احمدی۔ مسلمان۔ عیسائی۔ سکھ۔ ہندو کثیر تعداد میں شامل تھے۔

عرصہ زیر رپورٹ میں تین مناظرے ہوئے دو دہلی میں اور ایک ضلع حصار موضع چانگ میں۔ چانگ کے مناظرہ میں ایسا خدائی تصرف ہوا کہ مد مقابل مولوی صاحب چند منٹ سے زیادہ تقریر نہ کرسکے اسی مناظرہ کو سنکر ایک دوست سلسلہ احمدیہ میں داخل ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ انہیں استقامت عطا فرمادے۔ اور وہ دوست جس نے وہ مناظرہ سنا اس نے غیر احمدی مولوی صاحب کی شکست اور سلسلہ کے مضبوط دلائل کا اعتراف کیا

تعلیم و تربیت

جماعت کی تعلیم و تربیت کے سلسلہ میں تفسیر کبیر اور قرآن مجید کا درس دیا جاتا رہا اور قریباً دہلی کے تمام حلقوں میں درس کا باقاعدہ انتظام جاری رہا۔

قرآن مجید باترجمہ پڑھنے کے لئے احباب میں تحریک کی گئی۔ چنانچہ اس سلسلہ میں قرول باغ میں ایک کلاس جاری کی گئی جس میں خاکسار احباب جماعت کو قرآن مجید باترجمہ اور صرف نحو کی تعلیم دیتا رہا۔ علاوہ اس کلاس کے انفرادی طور پر بھی بعض احباب کو قرآن مجید ترجمہ اور عربی پڑھاتا رہا۔

تعداد نومبائعین

عرصہ زیر رپورٹ میں ۱۸ اشخاص بیعت کرکے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہوئے جنکی تفصیل حسب ذیل ہے

دہلی۔ رہتک۔ چانگ ضلع حصار۔ بھول پورہ ضلع حصار

اس مختصر رپورٹ کو عرض کرنے کے بعد میں احمدی بھائیوں کی خدمت میں یہ درخواست کرونگا کہ وہ دعا کریں کہ دہلی کی وہ سرزمین جس میں بہت بڑے

[illegible]

ضروری خبریں

تقسیم ہند کی صورت میں فوج بھی تقسیم ہوگی

نئی دہلی ۲۵ مئی۔ مسٹر بلدیو سنگھ ڈیفنس ممبر حکومت ہند نے ایک بیان میں کہا۔ اگر ہندوستان کو تقسیم کرنا پڑا تو ہندوستان کی فوج کو بھی بہرحال تقسیم کرنا پڑے گا۔ لیکن یہ تقسیم ملک کے دونوں حصوں کے لئے مضر ثابت ہوگی۔ آپ نے کہا آج ہندوستانی فوج دنیا کی بہترین فوجوں میں شمار ہوتی ہے موجودہ بین الاقوامی انجمنوں میں اس نے نہایت اہم حصہ لینا ہے۔ اگر فوج کو تقسیم کر دیا گیا تو اس کی طاقت کمزور ہو جائے گی۔ آپ نے ریاستوں کا ذکر کرتے ہوئے کہا۔ ریاستوں پر تاج کی سرداری ختم کرنے کا مطلب یہ ہے کہ برطانیہ وہی حالت پیدا کرنا چاہتا ہے جو اس کے یہاں آنے سے قبل تھی۔ اس صورت میں پنجاب سکھوں کے حوالہ کر دیا جانا چاہئے۔ کیونکہ پنجاب انگریزوں نے سکھوں سے ہی لیا تھا آپ نے پنجاب کی تقسیم کی حمایت کرتے ہوئے کہا چونکہ تقسیم پنجاب کا مطالبہ سکھوں کے حقوق کے تحفظ کے لئے پیش کیا گیا ہے اس لئے ضروری ہے کہ سکھوں کی زیادہ سے زیادہ آبادی کو مسلم پنجاب سے علیحدہ کرنے کی کوشش کی جائے۔

وائسرائے ہند کی لنڈن میں سرگرمیاں

لنڈن ۲۵ مئی۔ امید کی جاتی ہے کہ آج لارڈ ماونٹ بیٹن وائسرائے ہند کی برطانوی کابینہ سے گفت و شنید کا آخری دور شروع ہو جائے گا۔ اور انتقال اقتدار کے سلسلے میں برطانوی تجاویز کے خاکہ کو آخری اور قطعی صورت دیدی جائے گی اس سلسلے میں آپ اپنے چیف آف سٹاف لارڈ اسمے اور دیگر مشیروں سے بھی مشورہ کریں گے۔

اچھوت لیڈر کا شکوہ

کلکتہ ۲۵ مئی۔ عبوری حکومت کے لا ممبر مسٹر منڈل قریباً ایک ماہ سے کلکتہ آئے ہوئے ہیں۔ آپ نے ایک بیان میں اس گفت و شنید کا ذکر کیا جو بنگال کی تقسیم یا اس کی وحدت کے سلسلے میں کانگرس اور مسلم لیگی زعماء کے درمیان ہو رہی ہے۔ آپ نے اس امر پر افسوس کا اظہار کیا۔ کہ اس سلسلے میں مسلم لیگ ہائی کمان اور کانگرس ہائی کمان سے تو مشورے کئے جا رہے ہیں۔ لیکن ذمہ دار اچھوت لیڈروں سے مشورہ کرنے کی ضرورت محسوس نہیں کی گئی۔ حالانکہ اچھوت صوبہ کا ایک اہم عنصر ہیں۔

صدر کانگرس کی مہاراجہ کشمیر سے معنی خیز ملاقات

جموں ۲۵ مئی۔ آج آچاریہ کرپلانی صدر کانگرس نے مہاراجہ صاحب جموں و کشمیر سے ملاقات کی۔ ملاقات کے بعد آپ نے بتایا کہ میں نے مہاراجہ صاحب سے درخواست کی ہے کہ وہ ان سیاسی قیدیوں کو رہا کر دیں جن پر تشدد کا الزام نہیں ہے۔ مہاراجہ صاحب نے وعدہ کیا ہے کہ تمام سیاسی قیدیوں کے معاملہ پر غور کیا جا رہا ہے۔ جن قیدیوں کی رہائی سے اب نقض امن کا اندیشہ نہ ہوا انہیں رہا کر دیا جائے گا۔

گورنر آسام کا بیان

گوہاٹی ۲۵ مئی۔ سر اکبر حیدری نے آسام کے مختلف علاقوں کا دورہ کرنے کے بعد ایک بیان میں کہا۔ اگر مستقبل میں آسام نے اہم ذمہ داریاں سنبھالنی ہیں تو اسے اپنے موجودہ مسائل کو حل کرنا ہوگا۔ آپ نے کہا آئندہ آسام گورنمنٹ کی پالیسی یہ ہوگی کہ قبائلیوں کو الگ تھلگ نہ رکھا جائے بلکہ آہستہ آہستہ ان کے ساتھ تعاون کرنے اور ان کی مدد کرنے کی کوشش کی جائے۔ آپ نے بتایا کہ مرکزی حکومت نے آسام کے قبائلیوں کی ترقی کے لئے ایک کروڑ اٹھائیس لاکھ روپیہ کی رقم منظور کی ہے جو پانچ سال میں خرچ کی جائے گی۔

آپ نے آسام کے ضلع سلہٹ کو بنگال سے ملحق کرنے کی تحریک کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ اس سوال کا فیصلہ خود سلہٹ کے باشندے ہی کر سکتے ہیں۔ کہ وہ آسام کے ساتھ رہنا پسند کرتے ہیں یا بنگال کے ساتھ۔

لاہور ۲۵ مئی۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے بتایا ہے کہ لاہور میں صورت حالات قابو میں ہے اکا دکا قتلوں کی وارداتیں میں اب نمایاں کمی ہے۔ البتہ آتشزدگی کی وارداتیں تاحال ہو رہی ہیں۔ کل دس مقامات پر آگ لگائی گئی۔ لیکن اس پر قابو پا لیا گیا۔ ہسپتال کے اعداد و شمار کے مطابق ۱۷ مئی سے لیکر اب تک ۹۴ اشخاص ہلاک ہوئے اور ۹۳ اشخاص مجروح ہوئے ہیں۔

نئی دہلی ۲۸۔ معلوم ہوا ہے کہ ہندوستان کا سٹرلنگ قرضہ چکانے کے لئے لنڈن میں جو گفت و شنید ہونے والی ہے اس میں شریک ہونے کے لئے ہندوستانی وفد وسط جون میں لنڈن روانہ ہو جائیگا بشرطیکہ ملک کے سیاسی حالات نے کوئی روک پیدا نہ کر دی اس وفد میں فائنس ممبر مسٹر لیاقت علی خاں ڈاکٹر جان متھائی۔ مسٹر سی راجگوپال اچاریہ مسٹر دیش مکھ اور کئی دوسرے ماہرین شامل ہونگے۔

لاہور ۲۸ مئی عارضی حکومت کے فائنس ممبر مسٹر لیاقت علی خان آج شام بذریعہ طیارہ لاہور پہنچ گئے۔ آپ صوبہ کی فرقہ وارانہ صورت حالات کا جائزہ لیں گے۔

احمدی بہنوں کیلئے ایک خوشخبری اور انکی خدمت میں کچھ گذارش

احمدی بہنوں کا صرف ایک ہی رسالہ ہے جس کا نام "مصباح" ہے۔ اس وقت تک چونکہ احمدی مستورات نے اتنی ترقی نہ کی تھی کہ وہ مصباح کو خود نکالیں اور اس کا سارا بوجھ اپنے کندھوں پر لے سکیں۔ اس لئے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے اس کا انتظام مردوں کے سپرد کیا ہوا تھا۔ چونکہ رسالہ عورتوں کا تھا اس لئے یہ ناممکن تھا کہ مرد اس میں پورے طور پر دلچسپی لے سکتے چنانچہ اس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ رسالہ دن بدن تنزل کی طرف جا رہا۔ اور جب رسالہ کا معیار اعلےٰ نہ رہا تو مستورات نے اس کی خریداری کی طرف توجہ بھی چھوڑ دی۔ یہ ایک نہایت ہی افسوسناک امر تھا۔

لیکن اب میں آپ کو یہ خوشخبری دیتی ہوں کہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ نے "مصباح" اپنے انتظام میں لے لیا ہے۔ اور انشاء اللہ اگلا پرچہ لجنہ اماء اللہ کے زیر انتظام شائع ہوگا۔ لیکن لجنہ اماء اللہ مرکزیہ اس وقت تک رسالہ کا معیار بلند نہیں کر سکتی جب تک آپ اپنے فرائض کو سمجھتے ہوئے رسالہ میں انتہائی دلچسپی نہ لیں گی۔ جب تک آپ میں سے ہر ایک یہ نہ سمجھے کہ یہ میرا ہی کام ہے۔ اور میں نے اس رسالہ کو ترقی دینی ہے۔ اس وقت تک رسالہ حقیقی طور پر ترقی نہیں کر سکتا۔

سب سے پہلا امر جس کی طرف آپ کی توجہ مبذول کراتی ہوں وہ یہ ہے کہ مصباح کے خریدار زیادہ سے زیادہ تعداد میں بنائے جائیں۔ چندہ بالکل معمولی ہے۔ ہر احمدی گھرانہ میں یہ رسالہ جانا چاہئیے۔ جو بہنیں خریدار بنائیں گی ان کے نام شکریہ کے ساتھ رسالہ میں شائع کئے جائیں گے۔ اور سال بھر میں جو بہن سب سے زیادہ خریدار مہیا کرے گی۔ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کی طرف سے اس کو انعام دیا جائے گا۔ دوسرا امر یہ ہے کہ مالی امداد کے علاوہ اہل قلم بہنیں اس رسالہ کی قلمی امداد کریں۔ علمی ادبی۔ اخلاقی۔ تمدنی۔ معاشرتی ہر قسم کے مضامین بھجوائیں۔ شاعر بہنیں اپنا کلام بھجوائیں۔

لجنہ اماء اللہ کی ماہانہ رپورٹ اور لجنہ اماء اللہ کے تمام اعلانات بھی "مصباح" کے ذریعہ سے ہی آپ تک پہنچائے جائیں گے۔

پرچہ عنقریب ہی پندرہ روزہ کر دیا جائے گا۔ اور حجم بھی بڑھا دیا جائے گا۔ اس پرچے کی قیمت تین روپے سالانہ رکھی گئی ہے۔ میں امید کرتی ہوں کہ بہنوں کی خدمت میں میری یہ اپیل صدا بصحرا ثابت نہ ہوگی۔ بلکہ آپ کی مدد سے مصباح کا ہر قدم اپنے نئے دور میں ترقی کی طرف ہوگا انشاء اللہ

مریم صدیقہ جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ